

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بیال
محمد الیاس عطاء قادری رضوی بکھاری

(تخریج شدہ)

۴۹

قیامت کا امتحان

اے زرخانے کے بیٹے

ایک لائک و پیڈیا فلم

قیامت کے ۵ سو لاث

T.V. کب ایجاد ہوا?

جنیب مردہ

مالداریاں اور اسماں

پلیس و فیلم

نوید عطاواری پر کرم

پیشکش: شیراز کاظمی الحنفی حبیب اللہ صدیقی

لینڈ میڈیا گروپ: مدنی افی میڈیا ہاؤس الدین ایم ایچ ان۔ فن ۹۱-۹۰-۹۹-۴۹۲۱۳۸۹
کتبخانہ: ہبہ کہ مکار، مہابال الدین، کالمی، اسحقی، فن ۱۱-۲۲۰۳۳۱۱-۲۳۱۴۰۴۶-۲۲۰۱۴۷۹
Email:kashif@wwwislam.org / www.dawatulislam.net / www.dawatulislam.org

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط

أَمَّا بَعْدُ فَاغْرُوْذِ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ط

قِيَامَتِ کا امتحان

شیطان لاکھ ستری دلانے پر رسالہ مکمل پڑھ لجئے ان شاء اللہ عزوجل جل آپ اپنے دل میں مذہبی انقلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

﴿ ۲۲ ۰۱/۰۶/۲۰۰۱ء ب طابق بیان محاوی الاولی ﴾ یہ کافی باتِ المذید کراچی میں ہوا۔ ضرور خاتم مسیم کے ماتحت خیر امام پر کیا ہے۔ عبد الرضا ابن عطار ہے

درود شریف کی فضیلت

حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شفیع المحدثین، رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جس نے صحیح و شام مجھ پر دس دس بار درود پاک پڑھا بروز قیامت اُس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔“ (مجمع الزواراند

حدیث ۱۷۰۲۲ ج ۱۰ ص ۱۲۳ دار الفکر بیروت)

صلوٰۃ علی الْحَبِیبِ!

مَذَنِي مُنْتَيٰ کا خوف

آدمی رات کو ایک چھوٹا بیچہ اچاک کاٹھ بیٹھا اور جیجیجیج کرونے لگا۔ والد صاحب گھبرا کر بیدار ہو گئے اور بولے، اے میرے لال! کیوں رہتا ہے؟ بیچہ نے روتے ہوئے جواب دیا، ایا جان! کل تھعرات ہے لہذا استاد صاحب پورے بخت کے اس باقی کا امتحان لیں گے میں نے پڑھائی پر توجہ نہیں دی، کل استاد صاحب مجھے ماریں گے۔ یہ کہتے ہوئے بیچہ ’ہائے ہوں، ہائے ہوں‘ کرنے لگا۔ اس پر والد صاحب کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ اس بیچہ کو تو صرف ایک ہفتے کا حساب دینا ہے حالانکہ استاد کو تو بھکر بھی دیا جا سکتا ہے اس کے باڑ جو دوہرہ رورہا ہے اور مارے خوف کے اسے نینڈ نہیں آ رہی ہے اور آہ! آہ! آہ! مجھے تو پوری زندگی کا حساب اس واحد غہار جل جلال، کو دینا ہے جسے کوئی بھکر نہیں دے سکتا مجھے قیامت کا امتحان درپیش ہے مگر میں غافل ہو کر سور ہا ہوں۔ مجھے کوئی خوف کیوں نہیں آ رہا! (بظہیر فلیل ذرۃ الناصحین ص ۲۹۵ مکتبہ حفاظۃ پیشوایہ)

میٹھے میٹھے اسلام لا بھائیو! اس حکایت میں ہمارے لئے عبرت کے مُحْمَد و مَذَنِی پھول ہیں۔ آپ بھی خور فرمائیے میں بھی سوچتا ہوں۔ ایک بیچہ، اس کی سوچ اور اس کے والد کی مذہبی سوچ دیکھئے۔ بچہ مذہب سے کے ’حاب‘ کے خوف سے رورہا ہے اور والد قیامت کے حساب کی تھی کو یاد کر کے آبدیدہ ہے۔

کریم عزوجل! اپنے گرم کا صدقہ لئیم بے قدر کونہ شرما تو اور گدا سے حساب لینا گدا بھی کوئی حساب میں ہے

حضرت سیدنا حاتم اصمم علیہ رحمۃ اللہ الکرم کو ایک امیر شخص نے دعوت طعام دی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انکار فرمادیا لیکن وہ شخص نہ مانا، جب اس کا اصرار بڑھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، ”اگر تو میری یہ تین شرطیں مانے تو ان شانع اللہ عزوجل آؤں گا۔“ اس میں جہاں چاہوں گا بیٹھوں گا ۲) جو چاہوں گا کھاؤں گا ۳) جو کہوں گا وہ تمہیں کرنا پڑے گا۔ اس مالدار نے وہ تینوں شرطیں منظور کر لیں۔ ولی اللہ کی زیارت کیلئے بہت سارے لوگ جمع ہو گئے۔ پر تکلف طعام کا انتظام تھا۔ وقت مقررہ پر حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) بھی تشریف لے آئے اور آتے ہی جہاں ہوتے پڑے تھے وہیں تشریف فرمادیا۔ پونکہ شرط تھی، ”جہاں چاہوں گا بیٹھوں گا“ لہذا میر بان نے کچھ نہ کہا۔ کچھ دیر کے بعد کھانا شروع ہوا، لوگوں نے مرغ مسلم پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیے لیکن ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے تھویل میں ہاتھ ڈال کر سوکھی روٹی کا لکڑا انکالا اور تناول فرمائے گے۔ جب طعام کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میر بان سے فرمایا، انگلیشی (یعنی چوپچا) لا اور اس پر کھڑے اور کھو۔ حکم کی تعییل ہوئی۔ جب آگ کی پیش سے تو اسرخ انگارہ بن گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نگے پاؤں اُس پر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا، ”میں نے آج کے کھانے میں سوکھی روٹی کھائی ہے، یہ فرما کر توے سے نیچو آت رہے اور حاضرین سے فرمایا، اب آپ حضرات اس توے پر کھڑے ہو کر جو کچھ کھایا ہے اس کا باری حساب دیجئے۔ یکبارگی لوگوں کی چیزیں نکل گئیں بیک زبان بول اٹھے، ”یا سپدی! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو وہی اللہ ہیں اور یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت ہے، کہاں یہ گرم گرم تو اور کہاں ہمارے نازک قدم! ہم تو گہنگا روز نیا دار لوگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، ”لے لوگو! اس وقت کو یاد کرو جب سورج صرف سوامیل دُور ہو گا، آج سورج ہم سے کروڑوں میل دور ہے، اس وقت سورج کا پچھلا رُخ ہماری طرف ہے اس وقت سورج کا اگلا رُخ ہماری جانب ہو گا زمین تانبے کی ہوگی اس تانبے کی دلکشی ہوئی زمین پر غور کرو اور اس گرم توے کے بارے میں سوچو! یہ تو اجوہ نیا آگ میں گرم ہوا ہے اس کی پیش خدا و جل کی قسم! اس تانبے کی انگارہ بنی ہوئی زمین کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں، اس تانبے کی دلکشی ہوئی زمین پر تمہیں کھڑا ہونا پڑے گا: ثم لستلن يوم مذ عن العيم (النکاحر ب ۳۰ آیت ۸)۔ ترجمہ کنز الایمان: پھر بے شک خطر در اس دن تم سے نعمتوں کی پرسش ہوگی۔ جب تم آج اس دنیاوی توے پر کھڑے ہو کر صرف ایک وقت کے کھانے کا حساب نہیں دے سکتے تو کل بروز قیامت تم میں کون سی کرامت پیدا ہو جائے گی کہ تانبے کی دلکشی ہوئی زمین پر کھڑے ہو کر زندگی بھر کی نعمتوں کا حساب چکاؤ گے؟ یہ رشتہ انگلیز بیان سن کر لوگ دھاڑیں مار کر رونے اور گناہوں سے توبہ کرنے لگے۔ (ملحصات تدبیرۃ الاولیاء ج ۱ ص ۲۲۲ انتشارات: گنجینہ تہران)

بیٹھے بیٹھے اسلام بھائیو! ہم خواہ روئیں یا نہیں، تریپیں یا غفلت کی نیند سوتے رہیں قیامت کا امتحان بر ج
ہے، ترمذی شریف میں اس امتحان کے بارے میں فرمایا جا رہا ہے، ”انسان اُس وقت تک قیامت کے روز قدم نہ ہٹا سکے گا
جب تک کہ ان پانچ سوالات کے جوابات نہ دے لے۔۱) تم نے زندگی کیسے بسر کی؟ ۲) جوانی کیسے گزاری؟ ۳) مال
کہاں سے کمایا اور ۴) کہاں کہاں خرچ کیا؟ ۵) اپنے علم کے مطابق کہاں تک عمل کیا۔“ (جامع ترمذی حدیث
۲۲۲۲ ص ۱۸۸ دار الفکر بیروت)

امتحان سر پر ہے

آج دنیا میں جس طالب علم کا امتحان قریب آجائے وہ کئی روز پہلے ہی سے پریشان ہو جاتا ہے، اس پر ہر وقت بس ایک ہی دھمن
سوار ہوتی ہے، ”امتحان سر پر ہے“ وہ راتوں کو جاگ کر اس کی تیاری اور انہم سوالات پر خوب کوشش کرتا ہے کہ شاید یہ سوال
آجائے شاید وہ سوال آجائے، ہر امکانی سوال کو حل کرتا ہے حالانکہ دنیا کا امتحان بہت آسان ہے، اس میں دھاندی ہو سکتی ہے،
ریшوت چل سکتی ہے اور اس کا فائدہ فقط اتنا کہ پاس ہونے والے کو ایک سال کی ترقی مل جاتی ہے جبکہ فیل ہونے والے کو جیل میں
نہیں ڈالا جاتا، صرف اتنا لفڑان ہوتا ہے کہ ایک سال کی ملنے والی ترقی سے اس کو محروم کر دیا جاتا ہے۔ دیکھو تو سہی! اس دنیوی
امتحان کی تیاری کیلئے انسان کتنی بھاگ دوڑ کرتا ہے، حتیٰ کہ نیند گھا گولیاں کھا کر ساری رات جاگ کر اس امتحان کی تیاری کرتا
ہے آہ! قیامت کے امتحان کیلئے آج مسلمان کی کوشش نہ ہونے کے برابر ہے، جس کا نتیجہ کامیاب ہونے کی صورت میں
جنت کی نہ ختم ہونے والی ابدی راحیں اور فیل ہونے کی صورت میں عذاب جہنم کا استحقاق ہے۔

مسلمانوں کے ساتھ سازشیں

آہ! آج مسلمانوں کے ساتھ زبردست سازشیں ہو رہی ہیں، آہستہ آہستہ اسلام کی محبت دلوں سے ڈور کی جاری ہے،
معظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینوں سے نکالا جا رہا ہے، سفت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو منایا جا رہا ہے جو کچھ ہمارے معاشرے میں
ہو رہا ہے اس پر غور تو فرمائیے! افسوس! شادیوں اور خوشی کے موقع پر مسلمان مردوں پر ناچھتے نظر آرہے ہیں، شرم و حیاء
کا پردہ چاک کر دیا گیا ہے۔

دولوں سفتِ محبوب کا دیدے ماںک (بیوی) آہ! فیشن پر مسلمان مرا جاتا ہے

بiger حال اسلام دشمن طاقتوں کی بیساڑی میں انہی سے نہیں عرصے سے چل رہی ہیں کہ پہلے مسلمانوں کو سرکار ملی اللہ علیہ وسلم کی ستون سے دور کر دو، ان کو عیش و عشرت کا عادی بناؤں تو پھر جتنا چاہو ان کو یقیناً توف بناو اور ان پر راج کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کل بہتر کل چار یار پانچ فیصد مسلمان نماز پڑھتے ہوں گے ورنہ 95% فیصد مسلمان شاید نماز ہی نہیں پڑھتے اور جتنے نماز پڑھتے ہیں ان میں بھی شاید ہزاروں میں اتنا ڈنگا مسلمان ایسا ہو گا جس کو ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ نماز پڑھنا آتی ہوگی! اس وقت کیش اجتماع ہے، ان میں ایک سے ایک تعلیم یافتہ ہو گا کوئی ماسٹر ہو گا تو کوئی ڈاکٹر، کوئی انجینئر ہو گا تو کوئی افسر۔ علمائے کرام کے علاوہ لاکھوں مسلمانوں کے اجتماع میں اگر ایک لاکھ روپے دیکھا کر یہ سوال کیا جائے تو کہ بتائیے نماز کے کتنے اركان ہیں؟ ذہنیا کا ایک سے ایک فن سیکھا مگر نماز کے اركان سیکھنے کی طرف توجہ ہی نہ رہتی! آج کل نماز پڑھنے والے کو بھی شاید ہی یہ معلوم ہو کہ نماز کے کتنے اركان ہیں، جدہ لکھنے والے یوں پر کیا جاتا ہے، وضو میں کتنے فرض ہیں۔

بلپ کا جنازہ

باپ کا جنازہ رکھا ہوا کہ مگر ماڈرن بیٹا مسٹر لکھاۓ ڈور کھڑا ہے، بے چارہ نماز جنازہ پڑھنا نہیں جانتا! کیوں؟ اس لئے کہ بد نصیب باپ نے بیٹے کو صرف دینیوی تعلیم دلوائی تھی، دولت کمانے کے گزر ہی سکھائے تھے، صد کروڑ افسوس! نماز جنازہ کا طریقہ نہیں بتایا تھا۔ اگر باپ نے نماز جنازہ سکھائی ہوتی، قرآن پاک کی تعلیم دلوائی ہوتی، ستون پر عمل کرنے کی عادت ڈلوائی ہوتی تو مرنے کے بعد بیٹا ڈور کیوں کھڑا ہوتا آگے بڑھ کر خود نماز جنازہ پڑھاتا اور خوب خوب ایصال ثواب کرتا۔ آہ! اسے تو ایصال ثواب کرنا بھی نہیں آتا۔ ہائے ہائے! مرنے والے باپ کی بد نصیبی!

بد نصیب مردہ

ایک اسلامی بھائی نے مجھے مرکز الاولیاء لاہور کا یہ واقعہ سنایا کہ ہمارا ایک رشتے دار مال کمانے پاکستان سے باہر گیا اور کما کما کر اس نے نگین T.V اور V.C.R گھر بھیجا، پھر خود جب وطن آیا، تو اس کا انتقال ہو گیا۔ اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ میرا بڑا بھائی رشتے داری کے لحاظ سے مرحوم کے دسویں میں مرکز الاولیاء لاہور گیا۔ جب گھر کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ باہر قرآن خوانی ہو رہی ہے اور فاتحہ کیلئے دیگیں پک رہی ہیں۔ جب گھر کے اندر گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مرحوم کے بیوی اور بچے V.C.R پر فلم دیکھنے میں مشغول ہیں گھر کے باہر ایصال ثواب اور بد نصیب مردے کے گھر کے اندر معاذ اللہ عز وجل ارشکاب گناہ ہو رہا تھا۔

دین سے دور کیا جا رہا ہے

اپنی اولاد سے محبت کرنے والا اگر بچوں کو T.V اور V.C.R لکھ دو گے تو شاید وہ تمہاری نماز جنازہ اور ایصال ثواب بلکہ قبر پر صحیح معنوں میں فاتحہ بھی نہیں پڑھ پائیں گے۔ جن کے پیش نظر قیامت کا امتحان ہوتا ہے ان کا ول جلتا ہے کہ ہمارے بیلوں سے اسلام کی جو تھوڑی بہت محبت ہے وہ بھی نکالی جا رہی ہے۔ دیکھئے! ہسپانیہ (اسٹین) جو کبھی اسلام کا مرکز تھا وہاں مسجدوں پر تالے ڈال دیتے گئے! بعض ایسے مالک بھی ہیں جہاں قرآن شریف پڑھنا تو ذور کی بات رکھنے ہی پر پابندی ہے۔ دشمن اسلام کی طرف سے یہ سازش کی جا رہی ہے کہ ان مسلمانوں کے بیلوں سے دین کی محبت نکالو۔ بیشک یا لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہیں لیکن ان کو اندر سے بالکل خالی کرو۔

مسلمان کو مسلمان کب چھوڑا ہے؟

ایک پاکستانی عالم کا کسی غیر مسلم نہ بھی رہنماء سے مکالمہ ہوا۔ دورانِ گفتگو غیر مسلم نے بتایا کہ پاکستان میں ہمارے مذہب کی تبلیغ پر ذر کثیر خرچ ہوتا ہے۔ اس عالم صاحب نے پوچھا، تم لوگوں نے اب تک کتنے فیصد مسلمانوں کا مذہب تبدیل کیا ہے؟ اس نے کہا بہت تھوڑوں کا۔ تو اس عالم نے فاتحانہ انداز میں کہا، اس کا مطلب یہ کہ تمہاری تحریکیں ہمارے ملک میں ناکام ہیں۔ اس پر وہ بہس کر کہنے لگا، مولوی صاحب! یقین ہے کہ ہمیں مسلمانوں کی زیادہ تعداد کو ہم مذہب بنانے پر کامیابی حاصل نہیں ہوئی لیکن یہ بھی تو دیکھئے کہ ہم نے مسلمان کو عملی طور پر مسلمان کب چھوڑا ہے؟ کیا آپ کلیئن ٹھیو اور پہنچ شرٹ میں گے کسائے مسلمان اور یہودی میں امتیاز کر سکتے ہیں؟ آپ کے ایک ماذون مسلمان اور ایک ٹھرانی کو برابر برابر کھڑا کر دیا جائے تو کیا آپ شناخت کر لیں گے کہ ان میں مسلمان کون سا ہے؟ اس پر عالم صاحب لا جواب ہو گئے!

میتھے میتھے اسلام بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ معاوی اللہ عزوجل مسلمانوں کی وضن قطعی اور لباس میں سے اب اسلامی شعائر تقریباً خستہ ہو چکے ستون سے بے انتہا ذوری ہو گئی، جن کا چہرہ نبی پاک، صاحبِ کولاک، سیارِ اخلاق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہوشاید اب 1% فیصد بھی نہ رہے۔

شیطان کی سازش

افسوس! تقریباً 99% فیصد مسلمان آج غیر مسلموں جیسے چہرے اور لباس میں مبوس رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کسی کو میری بات ناگوار گز رے اور اس وجہ سے اُسے مجھ پر غصہ بھی آ رہا ہو، یاد رکھئے! یہ بھی ہیلپن کی ایک سازش ہے کہ جب ان مسلمانوں کو دین کی کوئی بات بتائی جائے تو غصہ آجائے تاکہ فہم میں کوئی اچھی بات گھر ہی نہ کر سکے اور یہ آٹھ کر چل دیں۔ شیطان شاید خوب نہ رہا ہوگا کہ خواہ لاکھوں مسلمان دعوتِ اسلامی کے مذہنی ماحول میں آبھی گئے ہیں تو اس سے کیا ہوگا۔ دنیا میں کروڑ بآ کروڑ

ایسے ہیں جو داڑھی منڈ وار کریا ایک مٹھی سے گھٹا کر دشمن اسلام یہود و نصاریٰ جیسا چہرہ بنائے اور لباس اپنائے ہوئے ہیں۔ آہ! شیطان مجھ پر بھی ہستا اور کھتا ہو گا تو چاہے کتنا ہی زور لگا لے مگر اب لوگ تیری ہاتوں میں آنے والے نہیں، میں نے ان کا تہذیب و تمدن نکسر بد کر رکھ دیا ہے۔ ان کے چہرے اور لباس تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے عاشقون جیسے نہیں بلکہ میرے متواuloں اور جنم میں میرے ساتھ رہنے والوں جیسے ہی رہیں گے۔ میں ان کو لذاتِ نفسانی میں پھنسائے ہی رکھوں گا۔

مرورد دیں مجھے اپنے ناؤنوں کی خبر (جنت) نفس و شیطان سپاکب تک دباتے جائیں گے (جہن)

گناہوں کے آلات

سیٹھے میتھے اسلام بھائیو! پہلے پہل ریڈ یو پاکستان پر ’آپ کی فرمائش‘ کے غواں کے مطابق ریڈ یو پر گانے سنائے جاتے تھے مگر ہر کسی کو اسکی مرضی کے مطابق گانا سننا نہیں ملتا تھا، پھر ٹیپ ریکارڈر کا سلسہ چلا اور ہر کوئی اپنی مرضی کے گانے سننے لگا۔ ہو سکتا کہ کوئی کہے میں تو ٹیپ ریکارڈر میں بیان اور نعیش وغیرہ سنتا ہوں، آپ ذرست فرماتے ہیں مگر میں اکثریت کی بات کر رہا ہوں یقیناً اب ہزاروں بلکہ لاکھوں میں کوئی ایسا مسلمان ہو گا جو فقط حلاوت، نعیش اور بیان سنتا ہو گا، اکثریت گانے ہنے کیلئے ٹیپ ریکارڈر لیتی ہے۔ بلکہ کئی بار سنتوں کا ذرور کھٹے والے اسلامی بھائی مجھ سے دکھ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب کبھی آپ کے بیان یا نعت شریف کا کیسیٹ چلاتے ہیں گھر دا لے لڑائی کرتے اور زبردستی فلمی گانوں کے کیسیٹ چلاتے ہیں ہماری تذلیل کرتے، آپ کو بھی بُرا بھلا کہتے ہیں۔ آہ!

ٹھکرائے کوئی ذرکارے کوئی، دیوانہ سمجھ کر مارے کوئی سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خبر ہوں آپ کے خدمتگاروں میں

T.V کب ایجاد ہوا؟

لوگوں کو مزید عیا شیوں میں دھکیلنے کیلئے شیطان نے 1925ء میں T.V چلوا دیا۔ شروع شروع میں یہ کفار کے پاس ہی تھا اس کے بعد مسلمانوں کے پاس آپنچا۔ شروع شروع میں بڑے بڑے شہروں کے خاص خاص پارکوں میں لگایا جاتا تھا اور اس پر لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی، پھر آسمہ آہستہ اس نے گروں میں گھسنہ شروع کر دیا، لیکن ابھی وہ بلکہ ایڈ وہاں تھا۔ اس کے بعد شیطان نے لوگوں کو مزید تفریج کیلئے زنگین T.A. بیجاد کر دیا، پھر کچھ عرصے کے بعد پاکستان پر V.C.R. نامی بہت بڑی ٹاہ کا رآفت نازل ہوئی اور لوگ بچپ بچپ کروں دس روپے میں فلمیں دیکھنے لگے۔ انہیں دنوں اخبار میں چھپا کر کراچی کیلئے V.C.R. کے دولائھا لائن جاری کر دیئے گئے! اب جو بڑم لوگ رشوئیں دیکر اور بچپ بچپ کر کرتے تھے اُسی گناہ کو معاذ اللہ عز وجل 'قانونی تحفظ' حاصل ہو گیا! اور V.C.R. گھر گھر آگیا۔ یاد رکھئے! اگر ملکی قانون کسی گناہ کو جائز کر دے تو وہ جائز نہیں ہو جاتا۔

کب گناہوں سے گناہ میں کروں گا یا رب عز وجل!

نیک کب اے میرے اللہ عز وجل! بنوں گا یا رب عز وجل!

جہنم میں کوڈنے کی دھمکی

ایک بار کسی نوجوان نے مجھ سے کہا، میں نے باب المدینہ کراچی کے علاقے رنچھوڑ لائن میں آپ کا ستون بھرا ہیاں سن کر داڑھی مبارک کی سفت اپنے چہرے پر سجائی۔ میری ماں مجھے داڑھی نہیں رکھنے دیتی، وہ دھمکی دیتی ہے کہ اگر تم نے داڑھی نہیں کالئی تو میں اُز ہر کھا کر مر جاؤں گی، یہ کوئی کافر ازادہ نہیں مسلمان کا لڑکا تھا اس کی مسلمان کہلوانے والی ماں اسے سفت سے روکتے ہوئے خود کشی کی دھمکتی دیتے تھی گویا کہتی تھی بیٹا! داڑھی منڈادے ورنہ جہنم میں چھلانگ لگا دوں گی! آہ! مسلمان کھلانے والوں کی ستون سے اس قدر رُوری! کہ الامان وال الحفیظ

وہ دُور آیا کہ دیوانہ نبی کیلئے ہر ایک ہاتھ میں ٹھہر دکھائی دیتا ہے

جاہل پروفیسر

بعض لوگ کہتے ہیں T.V. میں اتحدی اچھی باتیں بھی آتی ہیں۔ آتی ہوں گی، مگر مجھے کہنے دیجئے کہ اس T.V. نے درحقیقت خوفناک طوفان بدنیزی کھڑا کر دیا ہے اور اسلامی معاشرے کو تباہی کے گھرے گزھے میں جھونک دیا ہے۔ کہتے ہیں، P.T.V. پر ایک بار ایک پروفیسر آیا تھا سوال و جواب ہو رہے تھے اس میں ایک داڑھی کا سوال آیا۔ جواباً اس نے کہا، ”داڑھی رکھو تو بھی ٹھیک نہ رکھو تو بھی ٹھیک، داڑھی نہ رکھنا کوئی گناہ نہیں، اب تو والدین نے اپنے نوجوان بیٹوں پر اور بھی گبڑنا اور اول فول کبنا کرنا شروع کر دیا کہ تم دعوتِ اسلامی والوں نے اپنے اوپر کیا کیا سختیاں مسلط کر لی ہیں۔ اتنا بڑا پروفیسر T.V. پر آیا اس نے کہا کہ داڑھی نہ رکھنا گناہ نہیں اور تم لوگ کہتے ہو گناہ ہے۔ دین کے معاملے میں معلومات سے کورے اس جاہل پروفیسر کے اس غیر شرعی گھر بے عمل لوگوں کے نفس کو بھانے والے جواب نے نہ جانے کتنے مسلمانوں کا ذہن خراب کر دیے! مگر عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لبریز دل سے جنی صد آتی ہے۔

مجھے پیارا وہ لگتا ہے، مجھے بیٹھا وہ لگتا ہے
عمامہ سر پا اور چہرے پہ جو داڑھی سجا تا ہے

نَفْسُ وَشَيْطَانٌ كَيْمَ خَلَافُ جِهَاد

سیٹھے سیٹھے اسلام بھائیو! دیکھا آپ نے کہی چالاکی کے ساتھ اسلام کی جزوں کو کھو کھلا کیا جا رہا ہے۔ کیا ہم کچھ نہیں کر سکتے؟ کیوں نہیں کر سکتے؟ دل تو جلا سکتے ہیں اور اس طرح ثواب تو کما سکتے ہیں ان شاء اللہ عزوجل نفس و شیطان کے خلاف ہماری یہ مذہبی تحریک جاری رہے گی۔

ستھیں عام کریں وین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

وَالَّدُ كَيْ آخِرُ خَدَّصَتْ

سیٹھے سیٹھے اسلام بھائیو! کبھی تہائی میں بیٹھ کر سوچئے کہ ایک وقت وہ بھی آئے گا کہ آپ کے نام کا شور پڑا ہو گا کہ فلاں کا انتقال ہو گیا، جلدی جلدی غسل کو لے آؤ! اب غسل تجھتے اٹھا کر چلا آ رہا ہے، آپ پر چادر اڑھی ہو گی، سر سے ٹھوڑی تک مسہ بندھا ہو گا، پاؤں کے دونوں انگوٹھے ملا کر باندھ دیئے گئے ہوں گے، غزال ہی آپ کو غسل دے گا، آپ کی اولاد آپ کو غسل نہیں دے سکے گی محدثت کے ساتھ عرض ہے کہ پھوٹ نے ہوش سنجالا، آپ نے ان کو اسکول کا دروازہ دکھایا، جب پڑا ہوا تو کالج میں داخلہ دلایا، پھر اعلیٰ تعلیم کیلئے امریکہ بھجوایا، دنیاوی امتحانات کی یتیاری کا خوب شوق بڑھایا لیکن وین نہ پڑھایا۔ غسل مپت کیا خاک دیگا اسے تو اپنے زندہ ذمود کے غسل کی ستھیں بھی نہیں معلوم! ہاں ہاں والد کی آخری خدمت یہی ہے کہ اس کا بیٹا ہی نہ لائے، کفن پہنانے، نماز جنازہ پڑھائے اور اپنے ہاتھوں سے ہی وفاتے۔ ظاہر ہے اگر بیٹا غسل دے گا تو رثیت کے ساتھ روکر اور ستھوں کو محفوظ رکھ کر دے گا جبکہ کرائے کا غسل ہو سکتا ہے ہوں ٹوں پانی بہا کر، کفن پہنا کر، پیسے جیب میں سر کا کر چلتا بنے۔

میت پر چیخنے چلاتے کا عذاب

اب جنازہ اٹھایا جائے گا، ہموز تھیں چھینیں گی، مرنے والے نے ان کو یہ بھی منع نہیں کیا تھا کہ چھینیں مار کر مت رونا مپت پر وحد حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ حدیث پاک میں ہے، وحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے تو پہنچ کی تو قیامت کے دن اس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اس پر ایک گرتاقطران (یعنی ڈامر) کا اور ایک کچھلی کا ہو گا۔

جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ

بُنگر حال جنازہ اٹھا کر لوگ چل پڑیں گے۔ بیٹھا شاید صحیح طرح سے کندھا بھی نہیں دے سکے گا کیون کہ اس کو سکھایا نہیں تھا، اس غریب کو کیا پتا کہ سنت کے مطابق کندھا کس طرح دیتے ہیں؟ جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ بھی سُن لججھے، سنت یہ ہے کہ پہلے مپت کا سر ہانا اپنے سیدھے کندھے پر رکھ کر دس قدم چلے پھر مپت کے سیدھے پاؤں کی طرف سے اپنے سیدھے کندھے پر آٹھا کر دس قدم اس کے بعد مپت کے سر ہانے سے اپنے الٹے کندھے پر لیکر دس قدم اور آخر میں مپت کے الٹے پاؤں کی جانب کو اپنے الٹے کندھے پر رکھ کر دس قدم چلے یوں جنازے کو چالیس قدم لے کر چلانا سنت ہے۔

جنازے کو کندھا دینے کے فضائل

حدیث پاک میں ہے جو جنازہ کو چالیس قدم لیکر چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ (الظہرانی فی الاوسط حديث ۹۲۰ ج ۲ ص ۲۶۰ دارالكتب العلمية بیروت) الجوهرۃۃ النیرۃ میں ہے، جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ عزوجل اس کی ختمی (یعنی مستقل) مغفرت فرمادے گا۔ (الجوهرۃۃ النیرۃ ج ۱ ص ۱۳۹)

قبو کی روشنی کا احساس نہ رہا

ذینما میں رہنے کیلئے مکانات بہت وسیع و عریض بنائے جاتے ہیں لیکن افسوس! قبر سنت کے مطابق نہیں ہن پاتی۔ «ابن البنت کا ریفت انگلیز مدنی وصیت نامہ کا ظرور مطالعہ فرمائیے۔ اس کے آخر میں غسل میت اور کفن فن کے ظروری احکام درج ہیں۔» مگر وہ کسی فراخی کا تخیال ہے لیکن قبر کی وسعت کا ہمیں کوئی احساس نہیں۔ ذینما کے روشن مستقبل کی توہرا یک کوکر ہے مگر قبر کی روشنی کا کسی کا دھیان نہیں۔ لوگ تو ٹھہری نہیں دیتے حالانکہ دیکھا جائے تو قبر بھی مستقبل میں شامل ہے۔ مگر میں روشنی کا سب اعتمام رکھیں گے مگر قبر کی روشنی کی کے فکر ہے؟ مال بڑھانے کی ہر ایک کو جستجو ہے مگر نیک اعمال بڑھانے کی کسی کو نہیں پڑی اجان کی سلامتی کیلئے سب فکر مند ہیں مگر ایمان کی سلامتی کا غور بہت کم ہو گیا۔

مال سلامت ہر کوئی مسگے دین سلامت کوئی ہو

یاد رکھے! دولت سے دو اتوال مل سکتی ہے لیکن فنا نہیں مل سکتی، اگر دولت سے فقاٹ مل سکتی ہوتی تو بڑے بڑے امیرزادے ہمچنانہ میں ایڑیاں رکھ رکھ کر ہر گز نہ مرتے! دولت مصیبتوں اور پریشانیوں کا علاج نہیں، بلکہ سچ پوچھو تو دولت کی کثرت مصیبتوں کا پیش نہیں ہے، ذکریا اور فارنگ زیادہ تر مالداروں ہی کی کوشیوں پر ہوتی ہے۔ عموماً مالداروں ہی کے بچے انخواہ ہوتے ہیں، دعاویں (بھائی خور بدمعاش) چھپیاں بیچ کر عام طور پر سرمایہ داروں ہی سے بھاری رقمیں طلب کرتے ہیں۔ یقیناً دولت کی کثرت سے سکون قلب نہیں ملتا، بلکہ جیسیں برپا ہوتا ہے پھر بھی حیرت ہے کہ لوگ دولت کی جنجوں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔

جنجوں میں کیوں پھریں مال کی مارے مارے ہم تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے نکروں پر پلا کرتے ہیں

مالداریاں اور بیماریاں

بڑے بڑے دولت مند دیکھئے ہیں جو طرح طرح کی پریشانیوں میں ہتلا ہیں، کوئی اولاد کے لئے ترپتا ہے، کسی کی ماں بیمار ہے، کسی کا باپ مریض تو کوئی خود نوذری بیماری میں گرفتار ہے۔ کتنے مالدار آپ کو یہیں گے جو ہارت (دل) کے مریض ہیں۔ کئی ٹوگر کے مرض میں مبتلا ہیں جو بیچارے میٹھی چیزوں نہیں کھا سکتے۔ طرح طرح کی کھانے کی اشیاء سامنے موجود ارب پتی میٹھو صاحب چکھتک نہیں سکتے۔ بے چارے فقط دولت و جائیداد کے تصوّر سے دل بہلاتے رہتے ہوں گے۔ پھر بھی دولت کا نشہ عجیب ہے کہ اترنے کا نام ہی نہیں لیتا! یقین جانے دھن کماتے چلے جانا صرف نادانوں کی دھن ہے۔ اتنا نہیں سوچتے کہ آخر اتنی دولت کہاں ڈالوں گا؟ فلاں فلاں سرمایہ دار بھی تو آخر موت کے گھاٹ اتر ہی گئے! ان کی دولت نہیں کیا کام آئی! الٹاوارثوں میں تقسم میں اڑائیاں ٹھن گئیں دشمنیاں ہو گئیں کورٹوں میں بیچ گئے اور اخباروں میں مجھ پ گئے اور خاندانی شرافتوں کی دھیاں بکھر گئیں۔

دولتِ دنیا کے بیچھے تو نہ جا آخرت میں مال کا ہے کام کیا!
مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وہاں کام آئے گا نہ پیشِ ذ ولجلال عز وجل

بیٹھے بیٹھے اسلام بھائیو! شاید یہ ہمارے گناہوں ہی کی سزا ہے کہ آج گلزارِ دنیا میں مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پھاڑ توڑ رہے ہیں، بے رحم کافر، مسلمانوں کے نخے نخے بچوں کو ٹکینیوں پر اچھال کر ذبح کر رہے ہیں، بے بس مسلمانوں کو گولیوں کا نشانہ بنا رہے ہیں، مسلمانوں کے گھروں اور دکانوں کو نذرِ آتش کیا جا رہا ہے، انسانیت کے حقوق کی خاطر مگر مجھ کے آنسو بہانے والے ہی مسلمانوں کو گھیر کر زندہ جلانے میں مصروف ہیں۔ اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عز وجل، ہم مسلمانوں کے گناہ کو معاف کر کے ہمارے مسلمان بھائیوں کو کفار جھاکار کے ظلم و ستم سے بچائے۔ امین بجاهِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

اے خاصہ خاصانِ رسول و ثابتِ دعا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

قبر کے سوال و جواب

میٹھے میٹھے اسلام بھائیو! کبھی کبھی اس طرح سوچنے کہ میرالاشر منوں مئی تلے قبر میں دفن کر کے احباب چلے جائیں گے۔ یہ خوشما گفتار، لہجاتی کھیتیاں، نئے ماڈل کی چکیلی گاڑیاں، عالیشان کوٹھیاں وغیرہ کچھ بھی کام نہیں آئے گا۔ دو خوفناک شکلوں والے فرشتے منکرنگیر قبر کی دیواریں چیرتے ہوئے تشریف لا کیں گے، لمبے لمبے سیاہ بال مرے پاؤں تک لٹک رہے ہوں گے، آنکھیں آگ بر ساری ہوں گی، اب امتحان شروع ہوگا، پیار سے نہیں بلکہ وہ جھٹک کر اٹھائیں گے اور انتہائی سخت لمحے میں اس طرح سوالات فرمائیں گے:-

اے من رُبِّکَ؟ یعنی حیرارت کون ہے؟ ۲) **مَادِينُكَ؟** یعنی حیرادین کیا ہے؟ ۳) پھر ایک سوچی مونی صورت دکھائی جاتی ہے جس پر فدا ہونے کیلئے ہر عاشق ترپتا ہے وہ درزا صورت دکھا کر پوچھا جائے گا، **مَا كُنْتَ تَقُولُ فِيْ** حقیقی ہذا الرُّجُل؟ یعنی ان کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ اے نمازیو! اے ایک مٹھی داڑھی بڑھانے والا! اے سر پر سنت کے مطابق زلفیں رکھنے والا! اے اپنے سر دل پر عمامہ شریف کا تاج سجائے والا! اے سنتوں کی ترتیب کے لئے مدد نی قاطلوں میں سفر فرمائے والا! اے ہر مامد فی انعامات کے فارم جمع کروانے والا! ائمَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے، خداو مصطفیٰ عزوجل مصلی اللہ علیہ وسلم کے کرم سے تمہارے جوابات یہ ہوں گے رَبِّيَ اللَّهُ یعنی میرارت اللہ عزوجل ہے۔ **دینیُّ الْإِسْلَام** یعنی میرادین اسلام ہے۔ درزا صورت والے کی طرف اشارہ کر کے کوہ گے، **هُوَ رَسُولُ اللَّهِ** یہ تو میرے پیٹھے پیٹھے آقا محمد رسول اللہ مصلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جھوم جھوم کر کہہ رہے ہو گے،

سرکار **میٹھے** کی آمد مر جا، دلدار **میٹھے** کی آمد مر جا
قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں میں گروں گر فرشتے بھی اٹھائیں تو میں ان سے یوں کہوں
ان کے پائے ناز سے میں اے فرشتو! کیوں اٹھوں مر کے پہنچا ہوں یہاں اس درزا کے واپسے
اے صلوا وسلام پر جھومنے والا! نامِ محمد مصلی اللہ علیہ وسلم سن کر انگوٹھے چومنے والا! جب سرکار مصلی اللہ علیہ وسلم جلوہ دکھا کرو اپس تشریف
لے جانے لگیں گے تو یقیناً ہو جاؤ گے اور عشق کی زبان پر بے ساختہ جاری ہو جائے گا،

دل بھی پیاسا نظر بھی ہے پیاسی کیا ہے ایسی بھی جانے کی جلدی **ٹھہر و ٹھہر و ذرا جانِ عالم!** ہم نے جی بھر کے دیکھائیں ہے

میٹھے میٹھے اسلام بھائیو! بہر حال آخری سوال کا جواب دینے کے بعد جہنم کی کھڑکی کھلے گی اور معا (یعنی فوا) بند ہو جائے گی اور جنت کی کھڑکی کھلے گی اور کہا جائے گا اگر تو نے ذرست جوابات نہ دیے ہوتے تو تیرے لئے وہ دوزخ کی کھڑکی تھی۔ یہن کرائے خوشی بالائے خوشی ہوگی، اب جتنی کفن ہوگا، جتنی پچھونا ہوگا، قبر تاحد نظر و سمع ہوگی اور ہرے ہی ہرے ہوں گے۔

قبر میں لہرائیں گے تاخیر چشمے نور کے جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی (صلی اللہ علیہ وسلم)

(حدائقِ بخشش شریف)

جوابات قبر میں ناکامی کے اسباب

خدا نخواستہ اگر نماز میں ضائع کرتے رہے، جھوٹ بولتے رہے، غیبت کرتے رہے، حرام روزی کہاتے رہے، فلمیں ڈرامے دیکھتے دیکھاتے اور گانے پا جے سنتے نہاتے رہے، مسلمانوں کا دل دکھاتے رہے، اگر رب عزوجل نارارض ہو گیا، اسکے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم روٹھ گئے، اگر گناہوں کی تھوڑت کے باعث معاذ اللہ عزوجل ایمان برپا ہو گیا تو پھر ہر سوال پر مسٹر سے بھی نکلے گا، ہیئت ہیئت لا آذری ہائے افسوس! ہائے افسوس! مجھے تو کچھ نہیں معلوم ہائے! ہائے! جب سے آنکھ کھلی T.V پر نظر تھی، جب سے کافوں نے نا تو قلبی گانے ہی نے مجھے کیا معلوم خدا عزوجل کیا ہے؟ مجھے کیا معلوم دین کیا ہے؟ میں نے تو دین حرف اس کو سمجھا تھا کہ بس جیسے بن پڑے مال کماڈ اور بیوی پچوں کو تھاوا۔ اگر سخنوں بھرے اجتماع یادگاری تالے میں سفر کی دعوت ملی بھی تو کہدیا کرتا تھا کہ سارا دن کام کر کے تھک جاتے ہیں، وفات ہی نہیں ملتا۔ اسلامی بھائیو! جیتے جی تو یہ جواب چلتا رہے گا، کار و بار چمکتا رہے گا، آپ کا پینک بیلنس ہو چکتا رہے گا لیکن یاد رکھئے!

سینھ جی جو قلتر تھی اک اک کے دس دس سمجھے موت آپنی کہ مسٹر! جان دامس سمجھے

بہر حال جس کا ایمان برپا ہو چکا تھا اس سے آخری سوال کر لینے کے بعد جنت کی کھڑکی کھلے گی اور فوز ابند ہو جائے گی پھر جہنم کی کھڑکی کھلے گی اور کہا جائے گا اگر تو نے ذرست جواب دیے ہوتے تو تیرے لئے وہ جنت کی کھڑکی تھی۔ یہن کرائے حرمت بالائے حرمت ہوگی، کفن کو آگ کے کفن سے تبدیل کر دیا جائے گا، آگ کا پچھونا قبر میں پچھایا جائے گا، سانپ اور پچھوپٹ جائیں گے۔

آج پھر کا بھی ڈنک آدا سہا جاتا نہیں قبر میں پچھو کے ڈنک کیسے ہے گا بھائی؟

اللَّهُدْعَ وَجْلِ ايمان والوں کو تعبیر کرتے ہوئے پارہ ۲۸ سورۃُ المُتَفَقُون کی آیت نمبر ۹ میں ارشاد فرمائا ہے:-

يَا يَاهَاذِين امْوَالَكُمْ لَا اولادَكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والوا تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ دعو و جل کے ذکر سے عاقل نہ کرے۔

توبہ کر لیجنے!

سَيِّدِي سَيِّدِي اسْلَامْ بِهَائِيُو! رزقِ حلال میں بھی ایسی مصروفیت میں رکھئے جو نمازوں سے عاقل کر دے اور بالخصوص حرام روزی سے توبہ کر لیجئے، سودی کاررواد چھوڑو، رشوت کا لین دین ترک کر دو، V.C.R. اور T.V. کو اپنے گھر سے نکالا دیدیجئے۔ یاد رکھئے! مرنے کے بعد یہ نہ کہنا کہ ہمیں کوئی سمجھانے والا نہیں ملا تھا۔

طرح طرح کے گناہوں میں رچ بے رہنے والوں کو ذرتا چاہئے کہ اگر گناہوں کے سبب ایمان بر باد ہو گیا تو کیا کرو گے! اللہ دعو و جل پارہ ۲۳ سورۃُ الزمر آیت نمبر ۵۳ میں ارشاد فرماتا ہے:-

وَإِنِّي إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلَمْتُ مِنْ قَبْلٍ إِنِّي أَعْلَمُ بِمَا تَصْنَعُونَ

ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے رب عز و جل کی طرف زجوع لاو اور اُس کے خود گردان رکھو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو۔

يَا إِلَهِ مَرَا ايمان سلامت رکھنا دونوں عالم میں خدا سائیہ رحمت رکھنا

هم چھوٹے ہوتے جا رہے ہیں!

سَيِّدِي سَيِّدِي اسْلَامْ بِهَائِيُو! زندگی کا کیا بھروسہ! آپ کی صحت لا کھا تھی ہو مگر کیا آپ نہیں جانتے کہ یہاں کیک زلزلہ آ جاتا ہے یا بسیں، کاریں اور ٹرینیں الٹ جاتی ہیں یا اچانک بم پھٹ جاتا ہے اور لاشوں کے ڈھیر گجاتے ہیں اور اگر فھاء میں طیارہ پھٹ جائے تو لاشوں کا معلوم بھی نہیں چلتا، نحمدہ اور مصتب کچھ بھی کام نہ آئے گا۔ آدمی ایک جھٹکے میں مر جاتا ہے یہ انمول سانس جلدی نکل رہا ہے آپ کہتے ہیں کہ میرے بیٹے کی ۱۲ دین سا لگرہ ہے، اور اب یہ بڑا ہو گیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ آپ کا بیٹا بڑا نہیں چھوٹا ہوتا جا رہا ہے، کیوں کہ یہ فتح رفتہ موت کے قریب ہوتا جا رہا ہے۔ یوں اس کی وہ ہم سب کی عمریں گھٹتی جا رہی ہیں۔ گھڑی کا گزر نے والا ہر گھنٹہ ہماری عمر کے ایک گھنٹے کے کم ہو جانے کی اطلاع دیتا ہے۔

غافل تھے گھریال یہ دیتا ہے منادی گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹادی

میٹھے میٹھے اسلام بھائیو! قبر کے امتحان سے گزر کر قیامت کے امتحان سے ساہنہ پڑتا ہے۔ افسوس! ہمارے پاس اس کی کوئی تیاری نہیں ہاں انڑو یوں کامیابی حاصل کرنے کیلئے اسکول یا کالج کے امتحان میں پاس ہونے کیلئے ایڑی جوئی کا زور لگا دیا جاتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلام بھائیو! اس مقولہ 'مَنْ جَذَ وَجَدَ'، یعنی جس نے کوشش کی اُس نے پالیا کے مصدق اگر صرف دُنیاوی امتحانات کے لئے کوشش کی تو ہو سکتا ہے عارضی خوشیاں نصیب ہو سمجھی جائیں لیکن قیامت کے امتحان کا کیا ہوگا؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ ایک دن مرنا ہے اور قبر و آخرت کے امتحانات سے گزرنा ہے وہاں کے امتحانات میں دھوکہ نہیں ہوگا۔ رشوت نہیں چلے گی۔ دوبارہ موقع بھی نہیں ٹلے گا۔ یہ سب جانے کے باوجود ہماری دُنیوی امتحان کی طرف تو خوب رفتہ ہے مگر افسوس کہ قیامت کے امتحان سے سراہ غفلت ہے، دُنیا کے امتحان کیلئے تو ہم رات بھر پڑھتے ہیں نیند آئے تو ہند گشا گولیاں کھا کر بھی جا گتے اور امتحان کی تیاری کرتے ہیں، مگر کیا کبھی قیامت کے امتحان کیلئے بھی کوئی (Anty Sleeping) رات جاگ کر عبادت میں بسر کی؟ دُنیا کے امتحان میں کامیابی کیلئے اسکول و کالج کا رخ کرتے ہیں، کیا قیامت کے امتحان میں کامیابی کیلئے بھی سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتے ہیں؟ دُنیا کے امتحان کی تیاری کیلئے ٹیوٹر کی خدمات حاصل کرتے ہیں کوئی اکیڈمی یا ٹیوشن سینٹر جائے (Join) کرتے ہیں، کیا قیامت کے امتحان کی چیاری کیلئے سنتوں بھرے مذہنی ماہول کو اختیار کیا؟ دُنیوی ترقی کے لئے اعلیٰ تعلیم (Higher Education) حاصل کرنے کیلئے دوسرے شہروں پلکے دوسرے ملکوں تک کا سفر اختیار کرتے ہیں، کیا قیامت کی حقیقی ترقی اور آخری امتحان کی تیاری کے لئے بھی کبھی دعوتِ اسلامی کی تربیت کے مذہنی قابلے کے ساتھ راہِ خدا عزوجل میں سفر کیا؟ تو اے صرف دُنیا کے امتحان کے لئے ہی کوشش کرنے والے اسلامی بھائیو! آخرت کے ہونے والے اس اُلیٰ امتحان کی بھی تیاری شروع کر دیجئے کہ جس کا کامیاب جنت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں پائے گا مگر اس کا نام جہنم کی آگ میں جلا یا جائے گا۔ قیامت کے امتحان کی تیاری میں آسانی کیلئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں لازمی شرکت کیجئے، اپنے علاقوے میں رات کو مدرَسَةُ الْمَدِينَة (برائے بالغان) میں قرآن پاک مفت سکھئے اور ہر مہینے تین دن کے مذہنی قابلے میں سفر کو اپنا معمول بنالجئے۔ ان سب مذہنی کاموں پر استقامت پانے کیلئے ہر ماہ مذہنی انعامات کا فارم پر کر کے اپنے ذمہ دار کو جمع کروائیے۔ ان شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مذہنی قابلوں میں سفر اور مذہنی انعامات کا کارڈ پر کر کے ہر ماہ جمع کر دانا آپ کے قیامت کے امتحان کے لئے مُمِدَّہ و معاون ثابت ہوگا۔

کوئی نئے رحمتیں قابلے میں چلو پاؤ گے رُکتیں قابلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قابلے میں چلو دُور ہوں آفتیں قابلے میں چلو

میٹھے میٹھے اسلام بھائیو! آئیے! آڑ میں آپ کو دعوتِ اسلامی کی بہار کا ایک ایمان افروز واقعہ سناتا ہوں اسے سُن کر ان شاء اللہ عزوجل آپ کا دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہو جائے گا۔

نوید عطّاری پر کرم

صلح جنگ اعلیٰ، حلقہ گلشن عطار طائی محلہ مہاجر کمپ نمبرے بابِ المدینہ کراچی کے مقیم دعوتِ اسلامی کے مذہنی ماحول سے وابستہ ہے اسلامی بھائی محمد نوید عطّاری ولد سلطان محمد کا ۱۸ ارجب المربّع ۱۴۲۱ھ صبح تقریباً ۸ بجے انتقال ہوا۔ گلشن کے بعد حبِّ وصیتِ مرحوم کے سر پر بزرگ عمارہ شریف کا تاج سجا کر مہاجر کمپ نمبر ۸ کے قبرستان میں پُرڈخاک کر دیا گیا۔

محترمات (ربیع الغوث ۱۴۲۲ھ ۱۲ جولائی ۲۰۰۱ء) کو مرحوم نوید عطّاری نے اپنے بھائی کے خواب میں آ کر بتایا، ”تم میری قبر پر نہیں آتے، آکر دیکھو تو کہی میری قبر کا کیا حال ہو گیا ہے؟“ جس دن خواب آیا تھا اُس دن شدید بارش ہوئی تھی پھر اپنے جا کر دیکھا تو محترمات کو ہونے والے موسلا دھار بارش کے باعث قبرِ حضن گئی تھی۔ اتوارِ کونج تقریباً ساڑھے ساتھ بجے مرحوم کے تمام بھائی بھنوں دعوتِ اسلامی کے آٹھ حفاظ اسلامی بھائی قبر پر آئے۔ کئی افراد کی موجودگی میں گورکن نے قبرِ کشائی کی تو یہ محدود کیا کہ تمام حاضرین کی آنکھیں بھٹی کی بھٹی رہ گئیں کہ مرحوم نوید عطّاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی لاش پا لکل خردتازہ تھی سر پر بدستور بزرگ عمارہ شریف کا تاج سجا ہوا تھا اور کفن بھی سلامت تھا۔ نیز دونوں ہاتھ نہاز کی طرح بند ہے ہوئے تھے۔ چار اسلامی بھائیوں نے مل کر ان کی لاش کو قبر سے باہر نکالا، ان کے جسم اور قبر سے خوبی کی پیشیں آرہی تھیں، قبر کو دُرست کر کے ان کو دوبارہ دفن کر دیا گیا۔ اللہ عزوجل نوید عطّاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی مغفرت کرے اور ان کے صدقے ہم سب کو بخشدے۔

امین بجاء النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ عزوجل کرم ایسا کرے تجھ پر جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم پُجی ہو

یہ واقعہ نیا نہیں ہے

الحمد لله علی احسانہ، تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی اہل حق کی سُنون بھری عظیم الشان تحریک ہے اور دعوتِ اسلامی والوں پر اللہ و رسول عزوجل علیہ الرحمۃ الباری علیہ وسلم کا خصوصی فضل و کرم ہے۔ یہ واقعہ ہمارے لئے نیا نہیں، اس طرح کے ایمان افروز واقعات پہلے بھی ہوتے رہے ہیں۔ آپ حضرات دعوتِ اسلامی کی بہاریں قسط اول اور قسط ذؤم کا مطالعہ فرمائیں گے تو ان شاء اللہ عزوجل عرشِ عرش کرائیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلام بھائیو! خدا کی قسم! دعوتِ اسلامی کا مذہنی ماحول چھوڑنا نہیں چاہئے۔ شیطان آپ کو لاکھ و سو سے ڈالے دعوتِ اسلامی کے ساتھ اپنی وفاداری قائم رکھئے۔ اس کی مرکزی مجلس شوریٰ کی اطاعت کرتے ہوئے سُنون کی دھویں مچاتے رہئے، مذہنی قابلے میں سفر فرماتے رہئے، مذہنی العامت کے کار فیڈر کر کے اپنے ذمہ دار کو جمع کرواٹے رہئے۔

ان شاء اللہ عزوجل قیامت کے امتحان میں کامیابی ملے گی اور دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو گا۔

میزاں پر سب کھڑے ہیں اعمالِ ثلث رہے ہیں رکھ لو بھرم خدارا عطار قادری کا

آخرت کی کرو جلد تیاریاں

موت آکر رہے گی تمہیں بے ٹھماں آخرت کی کرو جلد تیاریاں
 بے عمل غافلوا سب سنو دھر کے کام عیش و عشرت کی اڑ جائیں گی دھجیاں
 موت کا دیکھو اعلان کرتا ہوا نوئے گور غریباں جنازہ چلا
 کہتا ہے، جامِ حق کو جس نے پیا وہ بھی میرے طرح قبر میں جائے گا
 تم اے شعیفو سنوا پہلوانو سنوا اے شعیفو سنوا پہلوانو سنوا
 موت کو ہر گھری سر پہ جانو سنو
 جس نے دنیا میں خوشیوں کا پایا ہے سخن
 موت کے بعد ہوگا اُسے سخت زنج
 چھوڑو عادت گناہوں کی جاؤ سدھر
 گر عذابوں کو دیکھو گے جاؤ گے ڈر
 حوصلہ رکھ کیوں گھبراتا عطار ہے
 ہر قدم پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مددگار ہے
 قافلے کو جو ہر وقت حیار ہے مرحاً اُس پر عطار کو پیار ہے